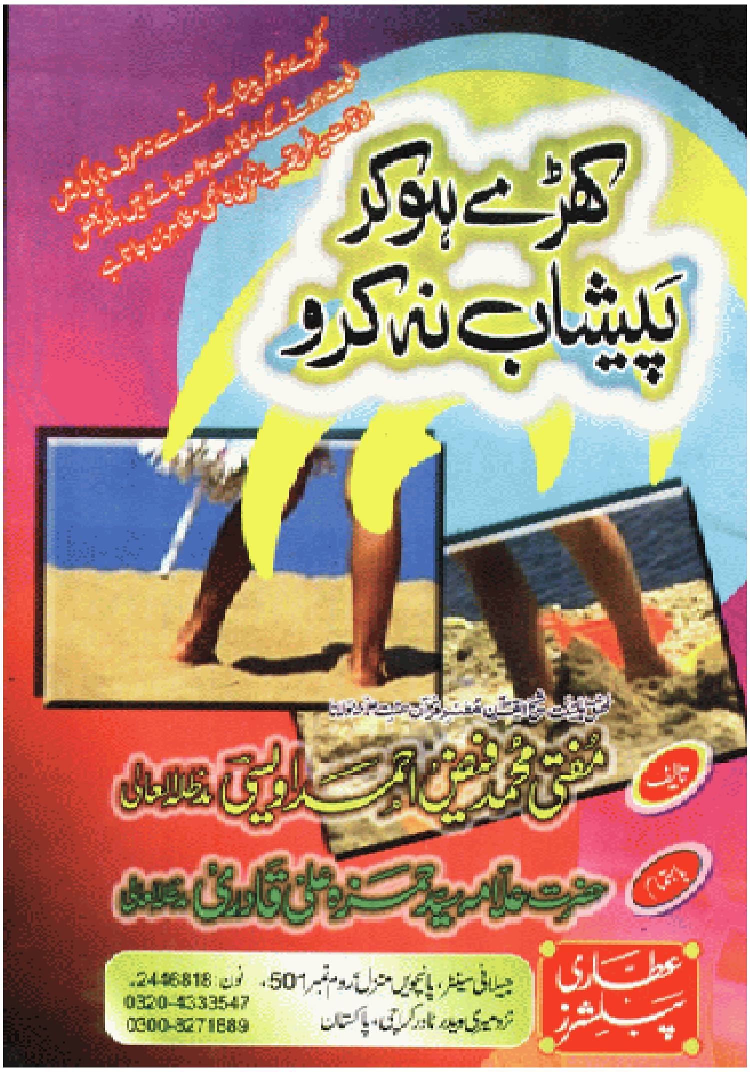

بسم الله الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی وسلم علی رسوله الکریم

مقدمہ

امابعد! انسان بعض اوقات معمولی سی غلطی سے سنگین نقصان اٹھاتا ہے متنبہ کرنے پر بھی وہ اپنی غلطی کو غلط نہیں مانتا بلکہ حق کہنے والے کو نہ صرف غلط کہتا ہے بلکہ اسے کوستا ہے اور اس پر سخت ناراض ہوتا ہے۔

یہی حال کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے مسلمانوں کا ہے کہ وہ مسلمانی دعویٰ کے باوجود انگریز کی تقلید میں اس فعل کو تہذیب گردانتا ہے اور اس کی معمولی سی مجبوری بھی ہے کہ پینٹ اسے بیٹھنے نہیں دیتی اگر بیٹھتا ہے تو پینٹ پھٹتی ہے یا خود دُکھی ہوتا ہے۔

ادھر تہذیب نو کا عشق بھی ہے حالانکہ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم

کے خلاف کرے جبکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے قطرات جسم پر پڑنے کے سبب قبر کے عذاب کا باعث بن سکتے ہیں۔اسی لئے فقیر نے اس رسالہ مین وہ احادیث مبارکہ جمع کردی ہیں جن میں کھڑے ہوکر پیشاب سے منع کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس حدیث شریف کے متعدد وجوہ بھی عرض کردیئے جن میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا ذکر ہے تا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والا کسی ٹیڈی مجتھد کے غلط اجتہاد سے غلط راہ نہ چل سکے۔

اس رسالہ کی اشاعت الحاج محمد اسلم قادری عطاری کے سپرد کردی ہے مولیٰ عزوجل ناشرین اور فقیر کے لئے توشۂ راہِ آخرت اور مبتدین کے لئے مشعلِ راہ ہدایت نصیب فرمائے۔

(آمین) بجاہ حبیبہ سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم)

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ

بھاولپور پاکستان ۲۰ شعبان ۱٤۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ و الصلوۃ و السلام علیٰ من الصطفی

سیما محمد ن لمصطفےٰ وعلیٰ آلہ و اصحابہ البررۃالتقیٰ و النقیٰ ۔

ہمارے دور میں بعض مسلمان کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے عادی ہیں حالانکہ مسلمان کو زیبا نہیں وہ شریعتِ مطہرہ کے خلاف کرے یہ طریقہ نصاریٰ کا ہے۔اس میں غیروں کے طریقے سے عمل کرنے سے:

"من تشبہ بقوم فھو منھم" (جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے)

کی وعید لازم آتی ہے اس کے علاوہ چند اور زبردست خرابیوں کا ارتکاب ہوتا ہے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں چار خرابیاں ہیں۔

(1) بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا جسم ولباس بلاضرورت شرعیہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔بحر الرائق میں بدائع سے ہے:

اما تبخیس الطاھر فحرام ھ یعنی پاک شے کو ناپاک کرنا حرام ہے۔اس طرح متعدد کتب فقہ میں درج ہے۔

فائدہ

مسلمان کی شان یہ ہے کہ ناپاک کو پاک کر دکھلائے نہ یہ کہ پاک شے کو ناپاک کرے علاوہ ازیں اس میں حرام پر عمل کرنا لازم آتا ہے،مسلمان بھائی سوچ لے کہ حرام فعل کے ارتکاب پر کتنی سزا ہے۔

(2)ان چھینٹوں کے باعث عذابِ قبر کا استحقاق اپنے سر پر لینا۔رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں:

تنز ھوا من البول فاعامۃ عذاب القبر منه۔ پیشاب سے بچو کہ اکثر عذاب قبر اُسی سے ہے۔

(رواہ الدار قطنی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند صالح)

(3)رسول اللہ (ﷺ) نے دو شخصوں پر عذاب قبر ہوتے دیکھا فرمایا:

کان احدھما لایستتر من بولہ و کان الاخر یمشی با النمیمۃ ۔

ان میں ایک تو اپنے پیشاب سے آڑ نہ کرتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔ (بخاری وغیرہ)

فائدہ

مسلمان سوچ لے کہ ایک غلط عمل سے قبر کا عذاب ملتا ہے۔

(4)راہ گذر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعث بے پردگی ہوگا،بیٹھنے میں رانوں زانوؤں کی آڑ ہو جاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے حدیث میں ہے۔

لعن اللہ الناظر و النظور الیه۔ جو دیکھے اُس پر بھی لعنت اور جو دکھائے اُس پر بھی لعنت ہے۔

فائدہ

مسلمان غور فرمائے کہ خدا کی لعنت و پھٹکار ایک معمولی غلطی سے کیوں ہے۔

(5)یہ نصاریٰ سے تشبہ اور اُن کی سُنت مذمومہ میں ان کا اتباع ہے آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اُس کی یہی علت ہے اور یہ موجبِ عذاب وعقوبت ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:لاتتبعو اخطوات الشیطن ۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: **من تشبه بقوم فهو منهم ۔**

اس کی حرکت سے ہی اور اس کے بے ادبی و جفا و خلاف سنتِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) ہونے میں احادیث صحیحہ معتمدہ وارد ہیں۔

اتباع رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

مسلمان کو اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع ضروری ہے نہ کہ نصاریٰ کی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عمل احادیثِ صحیحہ سے ملاحظہ ہو۔

(ا) **"من حدثكم ان النبى (صلى الله عليه وسلم) كان يبول قائما فلا تصدقو ه ما كان يبول الا قاعدا "**

جو تم سے کہے کہ حضور اقدس اطہر (صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے اُسے سچا نہ جاننا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) پیشاب نہ فرماتے تھے مگر بیٹھ کر۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: **حديث عائشة احسن شئى فى حذا الباب واضح ۔**

جتنی حدیثیں اس مسئلہ میں آئیں سب سے پہلے یہ حدیث بہتر و صحیح تر ہے۔ یہی حدیث صحیح ابو عوانہ و مستدرک و حاکم میں ان لفظوں سے ہے۔

ما بال قائما منذانزل عليه القرآن۔

جب سے حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قرآن اُترا کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرمایا۔

سوال

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے برعکس حضرت حذیفہ رضی اللہ کی روایت میں ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھڑے ہو کر بول مبارک فرمایا۔

جواب

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں دوامی عمل کا ثبوت ہے۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دوامی عمل نہیں بلکہ وہ ایک ضرورت کے پیشِ نظر ہے اور شرعی قواعد کی رُو سے ضرورت کا عمل ضرورت تک محدود ہوتا ہے اور قابل عمل اور سنت وہی عمل ہے جو دوائمی ہو۔

نکتہ

ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت میں گھر میں دائمی عمل کا ثبوت ہے اور یہ ایسا عمل ہے کہ اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی جتنا گھر سے باہر ضرورت ہوتی ہے۔ تو جو عمل حضور نبی پاک (ﷺ) گھر میں احتیاط سے کر رہے ہیں اس کی گھر سے باہر کتنی احتیاط ہوگی۔ (فافهم)

(۲) بزاز اپنی مسند میں بسند صحیح بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں:

"ثلاث من الجفاء ان يبول الرجل قائما او يمسح جبهته قبل ان يفرغ من صلائه او ينفخ في سجوده"

تین باتیں جفا و بے ادبی سے ہیں یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے۔ یا سجدہ کرتے وقت (زمین پر مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

تیسیر میں ہے رجالہ رجال الصحیح اس حدیث کے سب راوی ثقہ معتمد صحیح کے راوی ہیں، عمدۃ القاری میں ہے:

"رواه البزاز بسند صحيح" اسے بزاز نے بسند صحیح روایت کیا۔

فائدہ

جس کام کو خود رسول اللہ (ﷺ) جفا اور بے ادبی بتا رہے ہیں پھر اس سے بڑھ کر بدقسمت کون ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کر کے ظالموں اور گستاخوں میں شامل ہو جائے کوئی مسلمان تو اس کی جرأت نہیں کر سکتا غیر مسلم کریں تو وہ پہلے بھی ظالم اور گستاخ و بے ادب ہیں۔

(۳) راوی "قال رآني النبي (ﷺ) فانا ابول قائما فقال يا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد"

رسول (ﷺ) نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا فرمایا اے عمر! کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ اُس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

(۴) ابن ماجہ و بیہقی جابر رضی اللہ سے راویت کرتے ہیں۔

"نهى رسول الله (ﷺ) ان يبول الرجل قائما"

رسول اللہ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

سوال

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اتی النبی (ﷺ) سباطۃ قوم فبال قائما''نبی (ﷺ) ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا رواہ الشیخان، جب حضور اکرم (ﷺ) سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ثابت ہے تو جواز میں کون سا شک ہے؟

جواب

اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا ست منسوخ ہے۔ یہ امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنہ میں اختیار کیا۔

فائدہ

منسوخہ آیات واحادیث پر عمل کرنا ممنوع ہے۔اسی لئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا احکامِ منسوخہ پر عمل کرنے والوں میں شمار ہوگا۔

سوال

فتح الباری اور عینی میں ہے کہ حدیث حذیفہ منسوخ نہیں؟

جواب نمبر 1

ان دونوں روایتوں میں کے تقدم وتاخر میں تو کسی کو شک نہیں ہوسکتا بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشاہدہ تا وصال دائمی مشاہدہ ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ صرف کسی ایک وقت کا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشاہدہ دائمی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مشاہدے سے مقدم بھی اور موخر بھی اور قاعدہ یہ ہے کہ شریعت میں حضور سرور عالم (ﷺ) کے وہ افعال مبارکہ قابل عمل ہیں جو آپ نے آخر میں کئے ہوں اور اسی کا نام نسخ ہے۔

جواب نمبر 2

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نسخ کے لئے وہ روایت زیادہ موزوں ہے جس میں حضور

(ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفا فرمایا اور حضور (ﷺ) سے جفا کا تصور ظلمِ عظیم ہے اسی لئے آپ کا کھڑے ہوکر پیشاب تسلیم لیکن وہ حکم منسوخ ہوگیا۔

پیشاب کھڑے ہوکر کرنے کی وجوہ

(۱) اس وقت زانوئے مبارک میں زخم تھا بیٹھ نہ سکتے تھے یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا حاکم ودار قطنی اُن سے راوی:

"ان النبی (ﷺ) بال قائما من جرح کان بما بضه "

رسول اللہ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا بوجہ زخم کے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور ذہبی نے اسے منکر فرمایا۔

(۲) وہاں نجاسات کے سبب جگہ نہ تھی امام عبدالعظیم زکی الدّین منذری نے اس کی ترجی کی:

"قال العینی قال المنذری لعله کانت فی السباطة نجاسات رطبة وھی رخوة فخشی ان یتطاھر علیه قال !" یعنی قیل فیه نظر لان القائم اجدر بھذہ الخشیة من القاعد وقال الطحطاوی لکون ذلك سھلا فلا یخدر فیه البول فلا یرتد علی البائل ۔

امام عینی نے فرمایا کہ منذری فرماتے ہیں کہ شاید گھورے پر نجاستیں تھیں اور وہ جگہ نرم ہوتی ہے اس سے خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں پیشاب کے قطرات نہ اڑیں امام عینی نے فرمایا اس وجہ پر نظر ہے اس لئے کہ بصورۃ قیام اس میں اور زیادہ خطرہ بنیت بیٹھنے کے امام طحطاوی نے فرمایا کہ حالت قیام میں یہ صورت زیادہ آسان ہے اس سے پیشاب کے قطرات نہیں اڑیں گے اور نہ ہی پیشاب کرنے والے پر قطرات گرینگے۔

فائدہ

ہاں یہی صحیح ہے کہ جہاں تر نجاسات جمع ہوں تو وہاں بیٹھنے کی جگہ بھی نہ ہو تو وہاں کھڑے ہوکر ہی پیشاب کرنا زیادہ آسان ہے اسی کو محدثین نے مستحسن فرمایا چنانچہ مرقات شرح مشکوۃ میں ہے: "قال السید جمال الدین قیل فعل ذلك لانه لم یجد مکانا للقعود لا متلاء المعضع با لنجاسة "

سید جمال الدین نے فرمایا کہ آپ نے یہ عمل مجبوراً کیا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ مقام نجاسات

سے بھرا پڑا تھا۔

(۳) اُس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اُسے ابہری وغیرہ نے نقل کیا:

قال العینی قال بعضھم لانہ (ﷺ) لم یجد مکانا للقعود لکون الطرف الذی یلیہ من السباطۃ علیا مرتفعا وقال القاری فی المرقاۃ قال الا بھری قیل کان ما یقابلہ من السباطۃ عالیا ومن خلفہ منحدرا مستقلا لو جلس مستقبل السباطۃ سقطا لی خلفہ ولو جلس ستد برالھا بدا عورتہ للناس قیل فعل فعل ذلک لانہ ان استدبرا السباطۃ تبدو والعورۃ وان استقبلھا خیف ان یقع علی ظھرہ مع احتمال ارتداد اصول الیہ“

امام عینی نے فرمایا کہ بعض نے کہا ہے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ایک مجبوری یہ تھی کہ بیٹھنے کی جگہ نہ تھی کیونکہ وہ جگہ جو آپ (ﷺ) کے پیشاب کرتے وقت سامنے تھی اوراونچی تھی اور حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ مقام جو آپ کے آگے تھا اونچا تھا اور وہ جو پیچھے تھا ڈھلان اور نیچے گہرا تھا اگر گھورے کے سامنے بیٹھتے تو آپ کے لئے پیچھے کی طرف گرنے کا خطرہ تھا اگر آپ اسے پیٹھ دیکر بیٹھتے تو جسم کے ننگے ہونے کا اندیشہ تھا پھر فرمایا کہ آپ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر اس لئے پیشاب فرمایا کہ اگر گھورے کو منہ کرتے تو سترِ عورت نہ ہوتا اگر پیٹھ کرتے تو نیچے گرنے کا اندیشہ اور یہ خطرہ بھی تھا کہ کہیں پیشاب واپس نہ لوٹے۔ اور فتح الباری میں ہے کہ:

”انہ (ﷺ) لم یجد مکانا یصلح للقعود فقام لکون الطرف الذی یلیہ من السباطتہ کان غالیا فامن ان یرتد الیہ شئی من بولہ ھفجعل ماقام علیہ عالیا وما یقابلہ منحد راو جعلہ سبب الامن من ارتداد البول فانقلب الامر علی من نقل عنہ الابھری فجعل ماقام علیہ منحدرا وما یقابلہ عالیا وجعلہ سبب خوف السقوط فی العقود مع انہ کذلک فی القیام الا نادرا“

حضور (ﷺ) کو اس وقت کوئی جگہ نہ ملی جہاں بیٹھ کر پیشاب فرماتے اسی لئے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا کہ گھورے کا اگلا حصہ اونشا تھا اس لئے پیشاب کے واپس لوٹنے کا کوئی خطرہ نہ تھا اسی لئے کھڑے ہونے کی جگہ اختیار فرمائی کہ پیشاب نیچے گرے اور کھڑے ہونے کی جگہ اونچی اختیار فرمائی تاکہ پیشاب واپس نہ لوٹے یہ اس کے برعکس ہے جو ابہری نے نقل کیا۔ بہرحال اس وقت حضور (ﷺ) کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بوجہ مجبوری تھا۔

(۴) اس وقت پشت مبارک میں درد تھا عرب کے نزدیک یہ فعل سے استشفا ہے۔ یہ جواب امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے چالیس طبیبوں کا اتفاق ہے کہ حمام میں ایسا کرنا ستّر کی دوا ہے۔(ذکر ہ القاری عن زین العرب عن حجۃ الاسلام)

فائدہ

علامہ عینی نے فرمایا کہ:

"قال الشافعی لما سأله حفص الفرد عن الفائدة فی بوله قائما العرب تستشفی لوجع الصلب بالبول قائما فتری انه کان به اذذاك ؐ وفی فتح الباری روی عن الشافعی واحمد فذکر نحوه قال العینی قلت یوضح ذلك حدیث ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه المذکور انفا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب حفص الفرد سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا فائدہ سوال ہوا تو فرمایا کہ عرب پیٹھ کے درد کا علاج یونہی کرتے ہیں آپ کو اس وقت یہی مرض لاحق تھا اسی لئے آپ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا اور فتح الباری میں ہے کہ امام شافعی واحمد رحمہما اللہ نے ایسے فرمایا ہے اور امام عینی فرمایا کہ اسکی وضاحت ابو ہریرہ کی روایت سے ہوتی ہے اور وہ اوپر مذکور ہوئی ہے۔

(۵) مارزی نے فرمایا کہ آپ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب اس لئے فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب اس لئے فرمایا کہ کھڑے ہونے میں دبر سے حدث کے خروج ہونے سے امن ہوجاتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اصول قائما احصن للدبره"

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے دبر (کی نجاست کے خروج) سے مضبوطی ملتی ہے۔ بخلاف بیٹھ کر پیشاب کرنے کے کہ اس میں خدشہ ہے کہ دبر سے خروج حدث ہو۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا علت کے ساتھ اضافہ کیا کہ حضور سرور عالم (ﷺ) نے ایسے اسی لئے اس وقت پیشاب کرنے میں بہت سے گھر کے قریب تھے۔

ناگوار جواب

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اس سے قبل جواب (۴) سے بھی ناگواری کا اظہار فرمایا کہ بات تو چل رہی ہے کہ کھڑے ہوکر بحالت اضطرار ہوتا ہے اور اس میں انسان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا اور استشفاء (علاج کرنا) قصداً اور غیر مضطرانہ طور پر ہوتا ہے پھر یہ جواب اس کے لئے کام دے سکتا ہے اور اس جواب (۵) سے تو بہت زیادہ ناگواری محسوس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کے ایسے خدشات کا تصور شانِ رسالت (ﷺ) کے خلاف ہے کہ ایسا امر جو کہ عام آدمی کے لئے بھی خفت کا موجب وہ شہ کونین (ﷺ) کی شانِ اقدس میں تصور نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی معمولی سے معمولی خفت سے بھی معصوم بنایا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ جلد ۲ صفحہ ۹)

(۶) امام عینی نے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے یہ توجیہ بتائی کہ حضور سرور عالم (ﷺ) امور مسلمین میں کافی دیر تک مصروف رہے ادھر آپ کو پیشاب کا تقاضا ہوا آپ حسبِ عادت دور نہیں جا سکتے تھے اور یہ گھورا قریب ہی تھا اور پیشاب کے لئے موزوں تھا لیکن یہاں کھڑے ہوکر پیشاب مبارک کے سوا چارہ نہ تھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے کپڑا وغیرہ تان لیا تاکہ لوگوں سے آپ پوشیدہ کھڑے ہوکر پیشاب مبارک سے فارغ ہوں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ناگواری

آپ اس جواب میں بھی ناگواری کا ظاہر فرماتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے پیشاب کے تقاضے سے مجبور ہوکر دور جانے کی بجائے قریبی گھورے پر کھڑے پیشاب مبارک فرمالیا۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ اس میں حضور سرور عالم (ﷺ) کے لئے مجبوری کو علّت نہ بنایا جائے بلکہ صرف اتنا کہا جائے کہ آپ (ﷺ) نے عادت کے خلاف دور جانے کے بجائے قریبی گھورے پر مبارک فرمالیا۔ (تاکہ پھر بدستور امور مسلمین میں مشغول ہوں۔ اویسی غفرلہ)

ابوالقاسم بلخی اپنی کتاب "قبول الاخیار معرفۃ الرجال" میں فرماتے ہیں حدیث حذیفہ فاحش منکر ہے یہ زنادقہ کی کاروائی ہے کہ ایسی حدیث گھڑ کے مسلمانوں میں پھیلا دی۔

امام عینی کی حق پسندی

امام عینی نے فرمایا کہ ایسا کہنا سوءادب ہے ہم تو اسے سننا گوارہ نہیں کرتے کیونکہ حدیث حذیفہ نہایت ہی

صحیح ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

فیصلہ

صحیح یہ ہے کہ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ صحیح ہے اور حضور سرور عالم (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب مبارک فرمایا تو محض جواز کے لئے تاکہ امت کو سہولت ہو کہ اگر کسی وقت سخت مجبوری میں پھنس جائیں اور کھڑے بغیر پیشاب کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ بیان جواز کے لئے آپ (ﷺ) ایسا عمل عادت کے خلاف فرمالیتے تھے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی جامع تقریر دلپذیر

آپ فتاویٰ رضویہ جلدؔ صفحہؔ میں اسی مسئلہ پر مفصل و مدلل ارشادات لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک (ﷺ) سے ایک بار یہ فعل وارد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ روز نزول قرآن کریم آخر عمر اقدس تک عادت کریمہ ہمیشہ بیٹھ کر فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفاو بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اس سے نہی وممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو اور انہیں احادیث کو اُن پر ترجیح بوجوہ ہو (۱) وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ محل صد گونہ احتمال ہے (۲) فعل وقول میں جب تعارض ہو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوص وغیرہ رکھتا ہے (۳) فتیح وحاظر جب متعارض ہوں حاظر مقدم ہے۔

جدت پسند ٹیڈی مجتھدین کا رَد

نفس حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ ان مقلدانِ نصرانیت پر رد ہے وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال اور زمین گھورے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا احتمال نہ تھا۔ سامنے دیوار تھی اور گھورا فنائے دار میں تھا نہ گزرگاہ پس پُشت اقدس پر بھی نظر پڑنا پسند نہ آیا ان احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔ کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں۔ سبحان اللہ! کہاں یہ اور کہاں ان بے ادبوں کے نا مہذب افعال اور اُن پر معاذ اللہ حدیث سے استدلال

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ے کارپاکاں راقیاس از خود مگیر۔

اوگماں بردہ کہ من کردم چواو ☆ فرق راکے بیندآں استیزہ جو

واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ شریف صفحہؐجلدؕ)

ترجمہ اشعار فارسی

(۱) پاک لوگوں کواپنے اوپر قیاس نہ کر (۲) اس نے گمان کیا کہ میں نے اس کی طرح کیا لیکن یہ جھگڑالوفرق کیسے دیکھ سکتا ہے۔ کہ اس کے اوراس کے درمیان کتنا فرق ہے۔

خلاصة المرام

یہ تمام بحث ان ٹیڈی مجتہدین کے ردمیں کام آئیگی انشاءاللہ جب کہ وہ بدظن خویش خودکومحقق الاسلام سمجھتے ہیں اوراس کے برعکس ائمہ مجتہدین وعلمائے محققین کی تحقیق کوغلط قرار دیتے ہیں انہیں اپنے ٹیڈی اجتہاد سے آیت قرآنی اورحدیث مبارک سے سہارامل جائے بس اتنا کافی ہے اس مسئلہ میں بھی ان بے باک مجتہدین نے محض جدت پسندی کے مرض اورنئی تہذیب کے دلدادگان کوخوش کرنے کے لئے اسی حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فتویٰ دے رکھا ہے کہ (بلاوجہ اورکوئی عذرشرعی ہو یا نہ ہو، کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز ہے) ایسے ٹیڈی مجتہدین کے لئے مذکورہ بالا تحقیق کافی ہے۔ ہاں اگرانہیں جدت پسندی کے علاوہ ضدکی بیماری بھی ہے تو وہ لاعلاج ہیں۔ کیونکہ عربی شعران جیسوں کے لئے مشہور ہے۔

وداء الضد لیس له دوا ☆ ان کان الصحیح له طبیبا

ترجمہ: ضدکی بیماری لاعلاج ہے اگراس کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام معالج ہوں۔

نئی تہذیب کے دالدگان سے گذارش

نئی تہذیب کے دالدگان سے گذارش ہے کہ اگرمسلمان ہیں تو رسول اکرم (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی تہذیب وتمدن اپنایئے آپ کے لئے دنیا وآخرت میں بھلائی ونجات ہے اور سابقہ اوراق میں تفصیل گذری کہ حضورسرورعالم (صلّی اللہ علیہ وسلّم) ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب مبارک فرماتے۔ ایک دفعہ اگرکھڑے ہوکر پیشاب مبارک کیا تو اس کے مفصل جوابات گذرے ہیں۔ اے جدت پسند مسلمانو! آپ کو یقین ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا اسلام دشمن

انگریزوں کی تہذیب ہے اور انگریزی تہذیب خود غیر مہذب ہے مثلاً کھڑے کھڑے پیشاب کرنا حیوانوں کا کام ہے ایسے افراد میں اگر کوئی اس حرکت کو ''فیشن'' بتائے۔ اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کو ''آؤٹ آف فیشن'' بتائے۔ تو گذارش کروں گا کہ پھر تو گدھا بھی فیشن ایبل ہی ٹھہرا۔ جو کھڑے کھڑے ہی موتتا ہے، گھوڑا اور اونٹ بھی ''اپ ٹو ڈیٹ'' ہی ثابت ہوئے۔ جو پیشاب کرنے کے لئے بیٹھتے نہیں۔ حضور سرورِ عالم (ﷺ) کی سنتِ مطہرہ کے خلاف ہر بات حیوانیت ہی ہے اگرچہ اس کا نام کوئی ترقی رکھ لے۔

حکایت

کہتے ہیں ایک ایسے ہی ترقی پسند صاحب کھڑے ہو کر پیشاب کر رہے تھے۔ کہ ان کے لڑکے نے ابا جان کو اس ہیئت میں دیکھ کر پوچھا کہ ابا جان! یہ کیا۔ کہ آپ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہے ہیں؟ وہ بولے بیا۔ یہ ترقی کی علامت ہے۔ اور بیٹھ کر پیشاب کرنا پرانی اور ملاؤں کی روایت ہے۔ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ اور مُلّا ابھی تک رجعت پسندی ہی میں ہے۔ بیٹا! تم بھی ترقی پسند بنو۔ اور مجھے خوشی ہوگی، جب کہ تم مجھ سے بھی بڑھ چڑھ کر ترقی پاؤ گے۔ بیٹا بولا۔ ایسا ہی ہوگا ابا جان! کچھ دنوں بعد وہ صاحب گھر آئے۔ تو دیکھا کہ ان کے لڑکے نے بانس کی سیڑھی دیوار کے ساتھ لگا رکھی ہے۔ اور اس کے سب سے اوپر کے ڈنڈے پر چڑھ کر وہ پیشاب کر رہا ہے باپ نے بیٹے کی یہ ہیئت دیکھی تو کہا بیٹا! یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ بولا۔ ابا جان! آپ سے بھی بڑھ کر سیڑھی چڑھ کر ترقی پا رہا ہوں۔ آپ تو صرف زمین ہی پر کھڑے ہو کر پیشاب کر رہے تھے نا، اور میں آپ سے ترقی میں اسی صورت میں بڑھ سکتا تھا جب کہ سیڑھی پر چڑھ کر پیشاب کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ میں سیڑھی پر چڑھ کر پیشاب کر رہا ہوں۔

فائدہ

یہ ہے نئی تہذیب کا کرشمہ مسلمانوں جدت پسند و خدا تعالیٰ کا خوف کیجئے۔ اور حضور (ﷺ) کی عادات مبارکہ کو مدنظر رکھئے۔

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی طبی خرابیاں

اس کی طبی خرابیوں کی تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف ''نبوی شفا خانہ'' میں عرض کی ہیں۔ اس کے متعلق اطباء اور ڈاکٹروں نے ایسے موذی امراض ذکر کئے ہین کہ جن کے علاج پر ہزاروں علاج کے باوجود بمشکل اُن سے

نجات پایا جا سکتا ہے اس کے باوجود اگر کوئی خود کو ہلاکتوں کے گھڑے میں ڈالنا چاہتا ہے تو اس کا کیا علاج۔

وما علینا الا البلاغ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبه الکریم وبارك وسلم وعلی آله اصحابه اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرله

بھاول پور۔پاکستان ۲۰ شعبان المعظم ۱٤۲۲ھ